احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 37

منگل 16 ستمبر 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 16 ستمبر 2014ء 20 ذیقعد 1435 ہجری 16 تبوک 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 211

عظمت کے کرشمے

تیری عظمت کے کرشمے دیکھتا ہوں ہر گھڑی
تیری قدرت دیکھ کر دیکھا جہاں کو مردہ وار

کام دکھلائے جو تو نے میری نصرت کے لئے
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے ہر زماں وہ کاروبار

کس طرح تو نے سچائی کو مری ثابت کیا
میں ترے قرباں مری جاں تیرے کاموں پر نثار

ہے عجب اک خاصیت تیرے جمال وحسن میں
جس نے اک چمکار سے مجھ کو کیا دیوانہ وار

(درثمین)

خداتعالیٰ سے راہنمائی پاکر حضرت مسیح موعود کی سچائی ظاہر ہونے اور احمدیت میں شامل ہونے والوں کے ایمان افروز واقعات

دنیا میں حق اور سچائی کا پیغام پھیلانا اور ان کی راہنمائی کرنا ہر احمدی کا کام اور فرض ہے

اللہ تعالیٰ جماعت کے ایمان کو بڑھانے کیلئے نشانات ظاہر کررہا ہے اور یہ سلسلہ جاری وساری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 ستمبر 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے امریکہ سے ایک احمدی کے خط کا ذکر فرمایا جس میں انہوں نے لکھا کہ آپ نے جلسہ سالانہ یوکے پر اپنی تقریر میں واقعات بیان کررہے تھے کہ کس طرح لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں، دعوت الی اللہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہ راست راہنمائی کے ذریعہ بھی احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ لوگ ایمان میں مضبوط ہو رہے ہیں اور احمدیت کی سچائی بھی ان کے دلوں میں گڑتی چلی جارہی ہے۔ فرمایا بعض لوگوں کے دلوں میں بعض دفعہ یہ خیال آجاتا ہے کہ شاید کوئی واقعہ بڑھا چڑھا کر بیان ہو رہا ہو لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ جو بھی یہاں واقعات بیان ہوتے ہیں یہ قصے کہانیاں نہیں بلکہ حقائق ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے چلائی ہوئی ہوا کے چند نمونے ہیں جو میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ میں اس لئے بیان کرتا ہوں کہ ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہو اور ہم بھی اپنے جائزے لیتے رہیں کہ کس حد تک ہمارے اندر بھی احمدیت کی جڑیں مضبوط ہوتی چلی جارہی ہیں۔ کس طرح ہمیں بھی اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں صرف دلچسپ واقعات سمجھ کر نہیں سننا چاہئے بلکہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہے اور بنی چاہئے، اپنی ذمہ داریوں کا احساس اور اس کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں حق اور سچائی کا پیغام پہنچانا، ان کی راہنمائی کرنا آج ہمارا کام اور فرض ہے۔ پس اس کام کی ادائیگی کی طرف جہاں ہمیں کوششوں کی ضرورت ہے وہاں اپنی عملی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ڈھالنے کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہمارے عملی نمونے نئے آنے والوں کے ایمانوں کو مزید مضبوط کرتے چلے جائیں۔ حضور انور نے دنیا کے مختلف ممالک سے خداتعالیٰ سے راہنمائی پاکر احمدیت میں داخل ہونے والوں کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ نیز حضور انور نے سچی خوابوں کے ذریعہ حضرت مسیح موعود اور احمدیت کی صداقت ظاہر ہونے اور بیعت کرکے احمدیت میں شامل ہونے کے واقعات بھی بیان فرمائے۔ فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ احمدیت کے قافلے نے انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھتے چلے جانا ہے، یہ تو آگے بڑھتا جائے گا پس بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے کہ ہم بھی ہمیشہ اس قافلے کا حصہ بنے رہیں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں وہ وقت کہ ایک دو آدمی ہمارے ساتھ تھے اور کوئی نہ تھا۔ اب دیکھتے ہیں کہ جوق در جوق آرہے ہیں۔ اور پھر اتنی ہی بات نہیں بلکہ اس کے اوپر ایک اور حاشیہ لگا ہوا ہے کہ مخالفوں نے ناخنوں تک زور لگایا کہ لوگ آنے سے رکیں مگر آخر کار وہ فقرہ پورا ہو کر رہا۔ اب جو نیا شخص ہمارے پاس آتا ہے وہ اس الہام کا ایک نشان ہوتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ ہماری جماعت کا ایمان کمزور رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے ایمان کو بڑھانے کے لئے نشانات ظاہر کررہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان نشانات کا سلسلہ آج تک جاری ہے، اللہ تعالیٰ احمدیت کے قافلے کو مزید تیزی سے آگے بڑھاتا چلا جائے اور ہم بھی ہمیشہ اس کا حصہ بنے رہیں۔ آمین

حضور انور نے مکرم جمیل احمد گل صاحب آف آفن باخ جرمنی کی فیملی کا ٹریفک حادثے کا ذکر فرمایا کہ جو کہ اپنی فیملی کے ساتھ جلسہ سالانہ یوکے کے بعد واپس جرمنی جارہے تھے۔ اس حادثے میں ان کی اہلیہ محترمہ امۃ الحمید صاحبہ ان کی پوتی عزیزہ سلینہ جمیلہ احمد عمر 11 سال اور نواسی فاتحہ رانا عمر 10 سال موقع پر ہی وفات پاگئیں۔ جبکہ ان کی بیٹی اور نواسہ شدید زخمی ہو کر قومے میں چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی حالت اب بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے حضور انور نے مرحومین کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

روزہ رکھنے کی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7۔ اکتوبر 2011ء کے خطبہ جمعہ میں دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ دلائی اور ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ دعاؤں کو صرف عام دعائیں ہی نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کردیں۔

مورخہ 14 اکتوبر 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کے بارہ میں مزید وضاحت فرمائی:۔

مناسب ہوگا کہ جماعتی طور پر ایک ہی دن روزہ رکھا جائے۔ ہر مقامی جماعت اپنے طور پر بھی فیصلہ کرسکتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ مقامی جماعت میں بھی ایک فیصلہ ہو۔ پیر یا جمعرات کے دن رکھ لیا جائے۔ یہی پاکستان کے احمدیوں کو میں نے کہا تھا۔ بہرحال جو میں نے تحریک کی تھی اس کی طرف بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے جماعت کو۔

حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہر جمعرات کو تمام احباب جماعت روزہ رکھیں۔ اگر کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں تو پیر والے دن روزہ رکھ لیں۔ اللہ کرے کہ ہم سب اپنے پیارے امام کی تحریک پر لبیک کہنے والے ہوں۔ آمین

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

گاڑی برائے فروخت

جماعتی ادارہ کے زیر استعمال ٹویوٹا کرولا 2.0D کار، ماڈل 2008/09ء کلر سفید برائے فروخت ہے۔ فون نمبرز 0476212968 یا 0300-7715395 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

مکرم عطاءالنور صاحب

احمدیت میں شامل ہونے والے دو نئے ممالک

بیلیز (وسطی امریکہ) یوراگوئے (جنوبی امریکہ)

حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ یوکے 2014ء کے دوسرے دن کے خطاب میں دو نئے ممالک کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان فرمایا ان دو ممالک میں سے ایک وسطی امریکہ کا ملک بیلیز ہے اور ایک جنوبی امریکہ کا ملک یوراگوئے ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان ہر دو ممالک کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

بیلیز (Belize)

بیلیز وسطی امریکہ کی شمال مشرقی پٹی پر واقع اس خطے کا واحد ملک ہے جہاں کی سرکاری زبان انگریزی ہے۔ بیلیز کا دارالحکومت بیلمو پان ہے۔ بیلیز کے شمال میں میکسیکو، مغرب میں گوئٹے مالا اور جنوب میں ہنڈرس اور سلواڈور ہیں جبکہ مشرق میں کیریبین سمندر واقع ہے۔ اسی وجہ سے اس کا ساحلی علاقہ اپنے خوبصورت مناظر کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اسی طرح مایا تہذیب کے کھنڈرات کی وجہ سے بھی یہ ملک سیاحت کا مرکز ہے۔

اس کا کل رقبہ 22960 مربع کلومیٹر یا 8865 مربع میل ہے۔ جو صوبہ پنجاب کا نصف بنتا ہے۔ اس کی کل آبادی تقریباً ساڑھے تین لاکھ کے قریب ہے۔ آبادی کا 74 فیصد عیسائی، 15 فیصد لامذہب اور 10 فیصد دیگر مذاہب ہیں جن میں مسلمان ایک فیصد سے بھی کم ہیں۔

بیلیز 21 ستمبر 1981ء کو برطانیہ سے آزاد ہوا تھا۔ اس ملک میں ہسپانوی تمدن بھی پایا جاتا ہے اور برطانوی تمدن بھی اور یہاں کے پرانے باسیوں (مایا قوم) کا تمدن بھی یہاں عام ہے۔

بیلیز کل 6 اضلاع پر مشتمل ہے۔ جن میں بیلز ضلع ہے، کایو اورنج واک، کوروزال، سٹان کریک اور ٹولیڈو ضلع ہے۔

بیلز کے پانچ بڑے شہروں میں بیلز شہر، سان اگنا سیو، بیلمو پان اورنج واک ٹاؤن اور سان پیدرو ٹاؤن ہے۔

یہاں کا موسم معتدل ہے۔ بارشیں بہت ہوتی ہیں۔ ملک کا زیادہ تر حصہ چھوٹے چھوٹے جنگلات اور پہاڑیوں سے بھرا پڑا ہے۔ اسی وجہ سے اس خطہ میں جنگلی جانورروں کی مختلف اقسام پائی جاتی ہیں بیلیز میں دو ہی دریا ہیں ایک ہونڈو Hondo اور دوسرا سارسٹون Sarstoon۔

یہاں کی معدنیات میں ایلومینیم، ٹین، پٹرولیم اور چونا ہے۔ زرعی پیداوار میں گنا اگایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بیلیز کی برآمدات کا بڑا حصہ چینی پر مبنی ہے۔ چیونگ گم بھی اسی ملک کی ایجاد ہے۔

اس ملک میں منشیات کی سمگلنگ اور قتل وغارت کے واقعات کی بہتات ہے جس کی وجہ سے میکسیکو کی طرح یہ ملک بھی بدنام ہے۔

بیلیز کے اہم کھانوں میں ناریل کے پانی میں پکے چاول اور لوبیا کے علاوہ آلو کا سلاد اور مرغی بھی ہے۔

یوراگوئے (Uruguay)

یوراگوئے جنوبی امریکہ کے جنوب مشرق میں واقع ہے جس کے شمال میں جنوبی امریکہ کا سب سے بڑا ملک برازیل ہے جبکہ مغرب اور جنوب میں ارجنٹینا ہے یوراگوئے کے مشرق میں بحر اوقیانوس واقع ہے۔ یوراگوئے کی کل آبادی تقریبا 34 لاکھ ہے جس میں سے بیشتر آبادی شہروں میں رہتی ہے۔

جنوبی امریکہ کے ممالک میں سرینام کے بعد یوراگوئے سب سے چھوٹا ملک ہے جس کا کل رقبہ ایک لاکھ 75 ہزار 16 مربع کلومیٹر یا 67 ہزار 574 مربع میل ہے۔

یوراگوئے کا سب سے بڑا شہر مونٹی ویڈیو ہے جو اس کا دارالخلافہ بھی ہے۔ یوراگوئے کی نصف سے زائد آبادی اسی شہر میں رہتی ہے۔ یوراگوئے برازیل سے 25/اگست 1825ء میں آزاد ہوا تھا یہاں کی سرکاری زبان ہسپانوی ہے۔ جو ہسپانوی اور اطالوی زبان کا مرکب ہے۔ لیکن تجارتی حلقوں میں انگریزی بولے جانے کی وجہ سے انگریزی زبان بھی رواج پا رہی ہے۔ یوراگوئے میں چار دریا ہیں (1) ریو دے لا پلاٹا (2) دریائے یوراگوئے (3) لاگونا میرن (4) ریو نیگرو۔ اس کا موسم خوشگوار ہے گرمی شاذ کے طور پر پڑتی ہے ملک کا زیادہ تر حصہ ٹیلوں پر مبنی ہے پہاڑ بہت کم پائے جاتے ہیں۔ اس ملک میں تقریباً دس جنگلات ہیں۔

یوراگوئے کی زراعت میں چاول اہم پیداوار ہے۔ اس ملک کی 80 فیصد پیداوار بھیڑ بکریوں اور دیگر مویشیوں کو پال کر کی جاتی ہے۔ اون کی پیداوار میں یہ دنیا کا 12 واں بڑا ملک ہے۔ اسی طرح سویابین کے حوالے سے یہ دنیا کا 9 واں بڑا ملک ہے۔

ٹرانسپورٹ کے لحاظ سے یوراگوئے جنوبی امریکہ کا سب سے ترقی یافتہ ملک ہے۔ اسی طرح ٹیلی کمیونیکیشن کے لحاظ سے بھی یوراگوئے تمام لاطینی امریکی ممالک میں سب سے آگے ہے 1997ء میں ہی اس نے اپنا سارا نظام ڈیجیٹل کر لیا تھا۔

یوراگوئے کے 91 فیصد افراد یورپی رنگ و نسل سے تعلق رکھتے ہیں جو 19 ویں اور 20 ویں صدی میں سپین اور اٹلی سے یہاں آباد ہوئے۔ یہاں کے لوگ زیادہ لمبی عمر والے ہوتے ہیں۔

مونٹی ویڈیو کے بعد سالٹو سب سے بڑا شہر ہے پھر سوئی داد دے لاکوسٹا اور پے ساندو ہے۔

یوراگوئے میں 55 فیصد عیسائی 30 فیصد nonsectarian believers، 12 فیصد دہریہ اور دو فیصد ملحد ہیں جبکہ ایک فیصد دیگر مذاہب پائے جاتے ہیں۔

یوراگوئے کی فٹ بال ٹیم نے فیفا ورلڈ کپ 2014ء میں غیر معمولی کارکردگی دکھائی اور کوارٹر فائنل کوالیفائی کیا۔

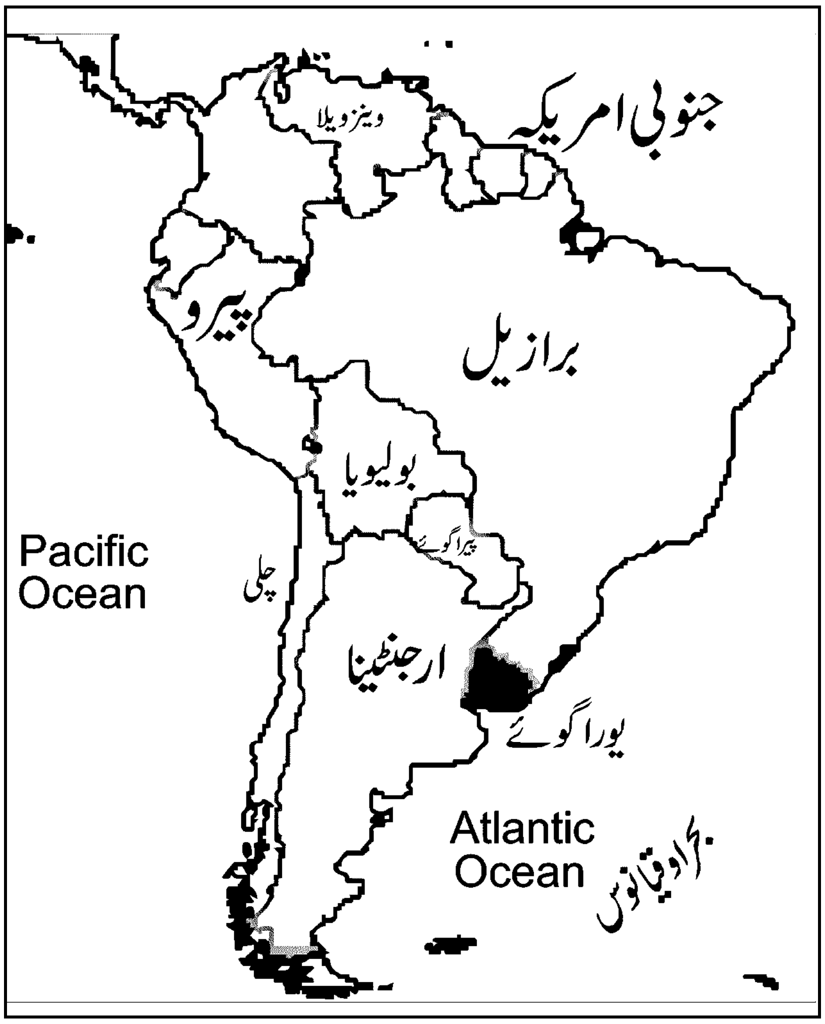

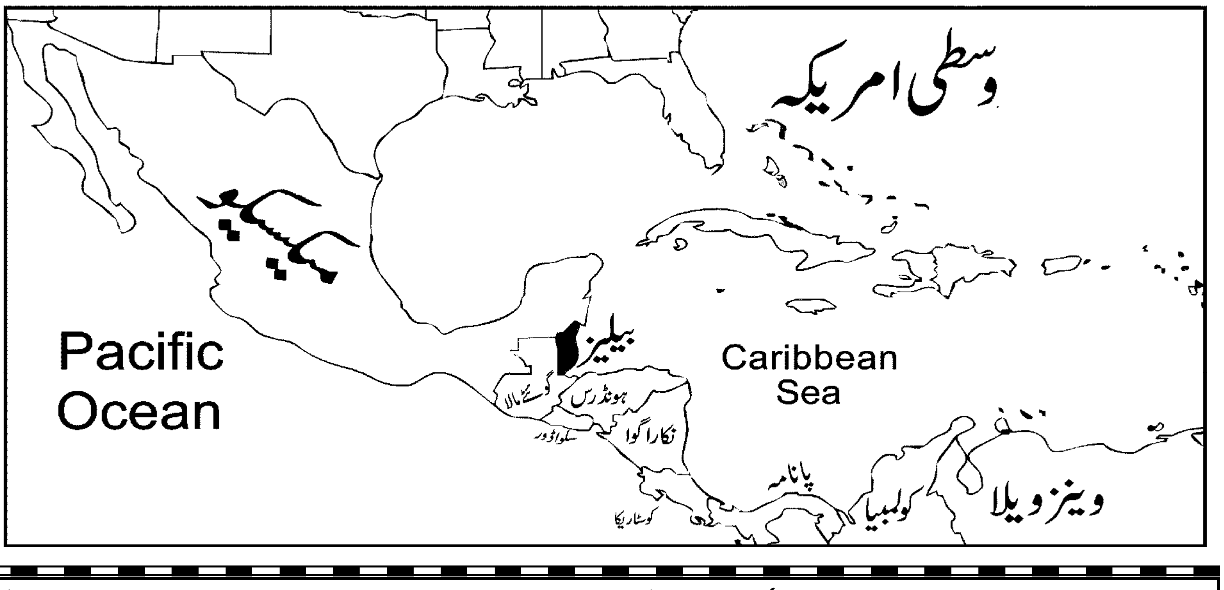

دارالضیافت میں قربانی

۞ بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

قربانی بکرا -/16000 روپے
قربانی حصہ گائے -/8000 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاءالاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

رمضان کا آخری عشرہ بھی بڑی تیزی سے گزر رہا ہے۔اس عشرے میں دو چیزوں کی طرف مومن زیادہ توجہ رکھتے ہیں یا انہیں بہت اہمیت دیتے ہیں ان میں سے ایک تو لیلۃ القدر ہے اور دوسری چیز جمعۃ الوداع۔ان میں سے ایک یعنی لیلۃ القدر تو ایک حقیقی اہمیت رکھنے والی چیز ہے

وہ گھڑی جس کی مناسبت سے اسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے وہ قومی اتفاق و اتحاد سے تعلق رکھتی ہے اور جس قوم میں سے اتحاد و اتفاق مٹ جائے اس سے لیلۃ القدر بھی اٹھا لی جاتی ہے

جنگ بدر میں کفار بھی مارے گئے اور مسلمان بھی لیکن کفار کا مارے جانا لیلۃ القدر نہیں تھا ان کی قربانیاں لیلۃ القدر نہیں تھیں لیکن مسلمانوں کا شہید ہونا لیلۃ القدر تھا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان قربانیوں کو مقبول قرار دیا

اسرائیل کے مقابل پر فلسطینیوں کی کوئی طاقت نہیں۔اگر یہ کہا جاتا ہے کہ حماس والے بھی ظلم کر رہے ہیں تو مسلمان ملکوں کو ان کو بھی روکنا چاہئے لیکن ان دونوں کے ظلموں کی نسبت ایسی ہی ہے جیسے ایک شخص اپنے ڈنڈے سے ظلم کر رہا ہے اور دوسری طرف ایک فوج توپیں چلا کر ظلم کر رہی ہے اسی طرح مغربی طاقتیں بھی اپنا کردار ادا نہیں کر رہیں۔چاہئے تو یہ تھا کہ دونوں طرفوں کو سختی سے روکا جاتا۔بہر حال ہم تو دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مظلوموں اور معصوموں کو ان ظلموں سے بچائے اور امن قائم ہو

لیلۃ القدر اس قربانی کی ساعت کا نام ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو اور جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جائے اس سے بڑھ کر اور کوئی نفع کا سودا نہیں ہے۔پس مقبول قربانیوں کی کوشش کرنی چاہئے

لیلۃ القدر کی مزید برکات سمیٹنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہمارا آپس کا اتفاق و اتحاد پہلے سے بڑھ کر ہو گا اور اگر اس میں کہیں رخنے پیدا ہو رہے ہیں، دراڑیں پیدا ہو رہی ہیں تو ہم فوری طور پر انہیں بھریں گے۔رُحَمَآءُ بَیۡنَھُمۡ کی مثال بن کر لیلۃ القدر کا حقیقی فیض پائیں گے

دو کام ہیں جو ہمارے ذمہ ہیں ایک اپنی عبادتوں کے معیاروں کو اونچا کریں اور اپنے اختلافات اور جھگڑوں کو مٹا کر ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کریں

رمضان بھی ایک عبادت ہے اور عبادت گزرا نہیں کرتی۔وہ ہمیشہ ایک حقیقی مومن کے دل میں رہتی ہے۔پس ہمیں حقیقی مومن کی طرح رمضان کو اپنے دل میں بسانے کی ضرورت ہے

ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ نیک اعمال کو اپنے دل میں سمیٹیں۔اس رمضان میں جو نیکیاں کی ہیں وہ ہمارے اندر ہمیشہ قائم رہیں

مومنین کا فرض ہے کہ ان دنوں میں جو قرآن کریم کو پڑھنے اور سیکھنے کی طرف توجہ رہی ہے اسے سارا سال اپنی زندگیوں کا حصہ بناتے رہیں۔سارا سال قرآن پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔سارا سال اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔قرآن کریم کے نزول کا حقیقی مقصد تبھی پورا ہو گا جب ہم اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے

مکرم نعیم اللہ خان صاحب آف قرغزستان کی وفات۔مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 جولائی 2014ء بمطابق 25 وفا 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

رمضان کا آخری عشرہ بھی بڑی تیزی سے گزر رہا ہے۔اس عشرے میں دو چیزوں کی طرف (مومن) زیادہ توجہ رکھتے ہیں یا انہیں بہت اہمیت دیتے ہیں ان میں سے ایک تو لیلۃ القدر ہے اور دوسری چیز جمعۃ الوداع۔ان میں سے ایک یعنی لیلۃ القدر تو ایک حقیقی اہمیت رکھنے والی چیز ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہے۔احادیث میں اس کا مختلف روایتوں میں ذکر ہے۔اسی طرح قرآن شریف میں بھی اس کا ذکر موجود ہے لیکن جمعۃ الوداع کو تو خود ہی (-) کی اپنی خود ساختہ تشریح نے غلط رنگ دے دیا ہے۔آج میں ان ہی دو باتوں کی طرف توجہ دلاؤں گا یا ان کی اہمیت اور حقیقت کے بارے میں مختصر ذکر کروں گا۔آج بھی میں نے کچھ استفادہ حضرت مصلح موعود کے خطبات سے کیا ہے۔

لیلۃ القدر کے بارے میں مختلف راویوں نے مختلف تاریخیں بتائی ہیں۔کسی نے اکیس رمضان بتائی۔کسی نے تیئس سے انتیس تک کی تاریخیں بتائیں۔بعض اسی بات پر پکّے ہیں کہ ستائیس یا انتیس لیلۃ القدر ہے۔لیکن بہرحال عموماً اس بارے میں یہی روایت ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔آخری دس دنوں میں، دس راتوں میں تلاش کرو۔

بہرحال لیلۃ القدر ایک ایسی رات ہے جس کی ایک حقیقت ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خاص رات کی معین تاریخ کا بھی علم دیا گیا جس میں ایک حقیقی مومن کو قبولیت دعا کا خاص نظارہ دکھایا جاتا ہے اور دعائیں بالعموم سنی جاتی ہیں۔لیکن روایات سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ دو مسلمانوں کی ایک غلطی کی وجہ سے یہ معین تاریخ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول گئی۔اس ساعت کا علم ہونا، اس گھڑی کا علم ہونا کوئی معمولی چیز نہیں اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں قدرتی طور پر ایک خواہش پیدا ہوئی کہ اس کا جو علم خدا تعالیٰ نے مجھے دیا ہے تو میں مومنین کی جماعت کو بھی بتاؤں۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم دیا گیا تو آپ خوشی خوشی گھر سے باہر آئے تاکہ لوگوں کو بھی اس کی اطلاع دیں اور وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں مگر جب باہر تشریف لائے تو دیکھا دو مسلمان لڑ رہے ہیں۔آپ ان کی لڑائی اور اختلاف مٹانے میں مصروف ہوئے تو اس

کی تاریخ کی طرف سے آپ کی توجہ ہٹ گئی۔ لگتا ہے کافی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں اشخاص کی صلح کرانے میں لگا یا معاملے کو سلجھانے میں لگا۔

بہرحال جب آپ دوبارہ اس طرف متوجہ ہوئے کہ میں تو لیلۃ القدر کی تاریخ بتانے آیا تھا تو آپ اس وقت تک وہ معین تاریخ بھول چکے تھے بلکہ حدیث میں ’بھلا دیا گیا‘ کے الفاظ بھی ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے لکھا ہے کہ حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ بھولے ہی نہیں تھے بلکہ الٰہی تصرف سے اس گھڑی کی یاد اٹھالی گئی تھی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس جھگڑے کی وجہ سے یا اختلاف کی وجہ سے اس گھڑی کا علم اٹھالیا گیا ہے اس لئے اب معین تو نہیں لیکن اسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

اس سے ایک بڑا اہم نکتہ حضرت مصلح موعود نے بیان فرمایا ہے کہ وہ گھڑی جس کی مناسبت کی وجہ سے اسے لیلۃ القدر کہا گیا ہے وہ قومی اتحاد و اتفاق سے تعلق رکھتی ہے۔ پس یہ بڑا اہم نکتہ ہے۔ ہم حدیث سنتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ اگر وہ دونوں مسلمان نہ لڑتے تو یہ معین تاریخیں ہمیں پتا چل جاتیں۔ لیکن اس اہم بات کی طرف بہت کم توجہ ہوتی ہے کہ وہ گھڑی جس کی مناسبت سے اسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے وہ قومی اتفاق و اتحاد سے تعلق رکھتی ہے اور جس قوم میں سے اتحاد و اتفاق مٹ جائے اس سے لیلۃ القدر بھی اٹھالی جاتی ہے۔

آج بڑے افسوس سے ہمیں یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے (-) ممالک کی بدقسمتی ہے کہ ان میں اتفاق و اتحاد نہیں رہا۔ رعایا رعایا سے لڑ رہی ہے۔ رعایا حکومت سے بھی لڑ رہی ہے اور حکومت رعایا پر ظلم کر رہی ہے۔ گویا نہ صرف اتفاق و اتحاد نہیں رہا بلکہ ظلم بھی ہو رہا ہے۔ اور پھر ظلم پر زور بھی دیا جا رہا ہے۔ پس اس اتفاق و اتحاد کی کمی کا نتیجہ ہے کہ غیروں کو بھی جرأت ہے کہ (-) کے خلاف جو چاہیں کریں اور یہی وجہ ہے کہ اسرائیل بھی ظالمانہ طور پر اس وقت معصوم فلسطینیوں کو قتل کرتا چلا جا رہا ہے۔ اگر (-) میں اتفاق و اتحاد ہوتا اور وہ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے والے ہوتے تو (-) ممالک کی اتنی بڑی طاقت ہے کہ پھر اس طرح ظلم نہ ہوتے۔ جنگ کے بھی کوئی اصول و ضوابط ہوتے ہیں۔ اسرائیل کے مقابل پر فلسطینیوں کی کوئی طاقت نہیں۔ اگر یہ کہا جاتا ہے کہ حماس والے بھی ظلم کر رہے ہیں تو (-) ملکوں کو ان کو بھی روکنا چاہئے۔ لیکن ان دونوں کے ظلموں کی نسبت ایسی ہی ہے جیسے ایک شخص اپنے ڈنڈے سے ظلم کر رہا ہے اور دوسری طرف ایک فوج توپیں چلا کر ظلم کر رہی ہے۔ (-) ممالک سمجھتے ہیں (گزشتہ دنوں ترکی میں سوگ منایا گیا) کہ سوگ منا کر انہوں نے اپنا حق ادا کر دیا۔ اسی طرح مغربی طاقتیں بھی اپنا کردار ادا نہیں کر رہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ دونوں طرفوں کو سختی سے روکا جاتا۔ بہرحال ہم تو دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مظلوموں اور معصوموں کو ان ظلموں سے بچائے اور امن قائم ہو۔ اسی طرح (-) ممالک کے اپنے اندر بھی جو ایک دوسرے کے اوپر ظلم کئے جا رہے ہیں اور فساد بڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی عقل دے۔ اور کلمہ گو دوسرے کلمہ گو کے خون سے جو ہاتھ رنگ رہے ہیں اس سے یہ لوگ بچیں۔ آپس میں بھی اتفاق و اتحاد قائم ہو۔ اس کے بغیر نہ ان کی عبادتوں کے حق ادا ہو سکتے ہیں نہ یہ حسرت پوری ہو سکتی ہے کہ ہمیں لیلۃ القدر ملے۔ کیونکہ جب قوم میں اتفاق و اتحاد مٹ جائے، ختم ہو جائے تو لیلۃ القدر بھی اٹھالی جاتی ہے۔ پھر صرف راتیں اور ظلمتیں ہی، اندھیرے ہی مقدر بنتے ہیں۔ ترقی رک جاتی ہے۔

لیلۃ القدر کے معنی ہیں کہ وہ رات جس میں انسان کی قسمت کا اندازہ کیا جاتا ہے اور یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ آئندہ سال میں اس سے کیا معاملہ ہوگا۔ وہ کہاں تک بڑھے گا اور ترقی کرے گا۔ کیا کیا فوائد حاصل ہوں گے اور کیا نقصان اٹھانے پڑیں گے۔ انسانی ترقی کے تمام فیصلے لَیْل یعنی ظلمت میں ہی ہوتے ہیں۔ اس ترقی کی مثال جسمانی ترقی سے جوڑتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ اس طرح بیان فرمائی کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی جسمانی ترقی بھی متواتر ظلمتوں میں ہوتی ہے۔ ماں کا پیٹ بھی کئی ظلمتوں کا مجموعہ ہے اور وہیں انسان کی جسمانی ترقی کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اگر ان دنوں میں پرورش اچھی طرح نہ ہو تو بچہ کمزور ہو جاتا ہے۔ یہ تو ثابت شدہ ہے کہ ماں کے ظاہری ماحول کا بچے پر اثر ہوتا ہے۔ اسی طرح ماں کی خوراک وغیرہ کا بچے پر اثر ہوتا ہے۔ بچے کی اخلاقی حالت بھی اچھی نہیں ہوگی اگر ماحول اچھا نہیں۔ یہاں تک کہ خوفزدہ ماؤں کے بچے دنیا میں کوئی بڑا کام نہیں کر سکتے بلکہ بعض دفعہ بیرونی خوف کی وجہ سے دماغی طور پر بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں۔ دورانِ حمل اچھی خوراک اور اچھے ماحول کا بچے کی صحت پر اچھا اثر پڑ رہا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں دورانِ حمل عورت کا روزہ رکھنا جو ہے وہ ناپسند کیا گیا ہے، اس سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس سے بچے کی پرورش میں کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ شریعت نے ایسے مواقع پر طلاق کو بھی ناپسند کیا ہے کیونکہ اس سے جو صدمہ ہوتا ہے اس سے بھی بچے کی پرورش میں کمزوری ہو جاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایسی حالت میں اسلام نے نکاح کو بھی ناجائز قرار دیا ہے کیونکہ اس سے جذبات کے ہیجان کی وجہ سے بچے کی پرورش پر برا اثر پڑتا ہے۔

پھر اسلام نے میاں بیوی کو شیطانی خیالات سے بچنے کی دعا بھی سکھائی ہے تا کہ ایسے خیالات پیدا نہ ہوں جو آئندہ آنے والی اولاد میں بھی پیدا ہو جائیں۔ یہ دعا دونوں کریں کہ ہماری رگوں میں خون کے ساتھ جو شیطان دوڑ رہا ہے۔ (حدیث میں آتا ہے ناں کہ ہر انسان کی رگوں میں خون کے ساتھ شیطان دوڑ رہا ہے) اسے ہم سے علیحدہ کر دے تا کہ اولاد شیطان سے پاک ہو۔

پس شریعت نے بچے کی پرورش کے لئے ان دنوں میں خصوصاً احتیاط سکھائی ہے جبکہ وہ ظلمات میں ہوتا ہے، اندھیروں میں ہوتا ہے اور یہ احتیاط کا سلسلہ اس وقت تک جاری رکھا جب تک کہ ظلمات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اسی طرح بچے کے ماں کے دودھ کے پینے کے دن بھی اس سلسلے کی لمبائی ہیں (وہاں تک پھیلا ہوا ہے) کیونکہ ان دنوں میں ابھی بچہ اپنی زندگی کے لئے دنیا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا بلکہ ماں کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ ان دنوں میں بھی ماں کو روزے رکھنے کی ممانعت ہے تا کہ بچے کی پرورش اور اس کی صحت پر برا اثر نہ پڑے۔ پس جس طرح جسمانی ترقیات ظلمت میں ہوتی ہیں اسی طرح روحانی ترقیات بھی رات میں ہی ہوتی ہیں۔ ہر قوم کی روحانی ترقی اتنی ہی ہوتی ہے جتنی اس قوم کی ابتدائی قربانی ہو اور اس کی ترقیات کی عمر کا معیار اس کی لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ کسی بھی قوم کی عمر کا معیار اس کی لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ اس کی ترقیات کا معیار اس کی لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص جتنا خدا کا پیارا ہو اتنے ہی اسے ابتلا پیش آتے ہیں۔ پس ہمیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہم بھی بعض جگہ ابتلا میں سے گزر رہے ہیں۔ یہ لیلۃ القدر ہی ہے۔ اس ابتلا کی وجہ سے حقیقی لیلۃ القدر کی تلاش بھی اسی شدت سے ہوتی ہے۔ دعاؤں کی طرف توجہ بھی اسی وقت پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف خاص طور پر انسان اسی وقت جھکتا ہے جب تکلیف میں بھی ہو۔ جو تربیت اور پرورش کے دور کو پھر کامیابی سے گزارتی ہے۔ لیکن اگر اس میں ہم اپنے اتفاق و اتحاد کے معیاروں کو ضائع کرتے گئے تو لیلۃ القدر کا صحیح فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ اگر اپنی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا سمجھتے ہوئے کرتے چلے جائیں گے تو کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں گے۔ اور کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے ہوئے ایک نئی زندگی پانے والے ہوں گے ایک نئے رنگ میں ابھریں گے۔ آپس کے اتفاق و اتحاد کو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے قائم رکھیں گے تو ترقی کی نئی منزلیں انشاء اللہ تعالیٰ دیکھیں گے۔

پس یہ بہت اہم نکتہ ہے جسے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ جب اس لیلۃ القدر میں سے کامیاب گزریں گے تو ترقی کرنے اور اس میں بڑھتے چلے جانے کے فیصلے بھی غیر معمولی ہوں گے۔ فیصلے تو اللہ تعالیٰ نے کرنے ہیں، دعائیں تو اللہ تعالیٰ نے سننی ہیں، لیلۃ القدر تو اللہ تعالیٰ نے دکھانی ہے۔ پس ان باتوں کی پابندی بھی ضروری ہے جو لیلۃ القدر کے حاصل کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ پھر مطلع الفجر بھی غیر معمولی ہوتا ہے اور پھر جو دن طلوع ہوگا یہ غیر معمولی کامیابیوں کے ساتھ نظر آئے گا۔ پس لیلۃ القدر سے فیض یاب ہونے کے لئے ہمیں ان باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔

لیلۃ القدر اس قربانی کی ساعت کا نام ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو اور جو خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جائے اس سے بڑھ کر اور کوئی نفع کا سودا نہیں ہے۔ پس مقبول قربانیوں کی کوشش کرنی

چاہئے۔ اسلامی جنگوں میں مثلاً جنگ بدر میں کفار بھی مارے گئے اور مسلمان بھی لیکن کفار کا مارے جانا لیلۃ القدر نہیں تھا ان کی قربانیاں لیلۃ القدر نہیں تھیں لیکن مسلمانوں کا شہید ہونا لیلۃ القدر تھا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان قربانیوں کو مقبول قرار دیا۔ یہ اصول یاد رکھنا چاہئے کہ جس تکلیف کی خدا تعالیٰ کوئی قیمت مقرر نہیں کرتا وہ لیلۃ القدر نہیں ہے وہ سزا ہے عذاب ہے۔ مگر وہ تکلیف جس کے لئے خدا قیمت مقرر کرتا ہے وہ لیلۃ القدر ہے یعنی ظلمت بلا اور دکھ جس کا بدلہ دینے کا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا ہے وہ لیلۃ القدر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے ایسی ساعتیں مقرر کی ہیں جن میں وہ جو قربانیاں کرے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں مقبول ہوتی ہیں۔

یقیناً جماعت احمدیہ اس کے نظارے دیکھتی ہے اور دیکھ رہی ہے۔ بعض ملکوں میں احمدیوں کے خلاف شدید حالات ہیں۔ یہ شدید حالات جہاں ان کے لئے طلوع فجر کی خوشخبری دے رہے ہیں وہاں اس لیلۃ القدر کے نتیجہ میں دنیا کے ملک ملک اور شہر شہر میں احمدیت کے بچوں کی پیدائش ہوتی چلی جارہی ہے۔ نئی نئی جماعتیں قائم ہوتی چلی جارہی ہیں۔ پس اس سے مزید فیضیاب ہونے کے لئے، لیلۃ القدر کی مزید برکات سمیٹنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہمارا آپس کا اتفاق و اتحاد پہلے سے بڑھ کر ہوگا اور اگر اس میں کہیں رخنے پیدا ہو رہے ہیں، دراڑیں پیدا ہو رہی ہیں تو ہم فوری طور پر انہیں بھریں گے۔ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کی مثال بن کر لیلۃ القدر کا حقیقی فیض پائیں گے۔

پس اس رمضان میں ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ آپس کی انفرادی رنجشیں بھی ختم کریں تا کہ انفرادی طور پر لیلۃ القدر سے فیض پاسکیں اور لیلۃ القدر کے جو پھل، جو کامیابیاں، جو ترقیاں، جو انعامات جماعتی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہیں ان سے بھی ہم حصہ لے سکیں۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جوں جوں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بڑھ رہی ہے اسی تیزی سے دشمن بھی ہمارے لئے روکیں اور مشکلات کھڑی کرے گا اور کر رہا ہے۔ ابتلا میں ڈالنے کی کوشش کرے گا اور کر رہا ہے اور یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ صرف چند ملکوں میں یہ محدود ہے۔ حسد کی آگ ترقی کو روکنے کے لئے اپنی پوری کوشش کرتی ہے اور ہر جگہ یہ کرے گی لیکن لیلۃ القدر کے آنے کی خوشخبری ہمیں ان کے بداثرات سے بچنے اور جماعتی ترقی کے لئے کی گئی دعاؤں کی قبولیت کا بھی پتا دے رہی ہے۔

پس جب تک ہم اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے لیلۃ القدر سے بھی فیض پاتے رہیں گے۔ مومنین کا مقصد اور کوشش اور خواہش یہ ہوتی ہے کہ جماعت کی ترقی کو اس اعلیٰ معراج پر دیکھیں جس کے وعدے خدا تعالیٰ نے کئے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب ہو کر ہمیں اس طریق سے ان ترقیات کا حصہ بننے کی کوشش کرنی چاہئے جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں بتایا ہے اور وہ طریق ان دو باتوں میں آجاتا ہے جو آپ نے اپنی بعثت کے مقصد کے بارے میں ہمیں بتائی ہیں۔ یعنی ایک یہ کہ بندے کو خدا سے ملا دیا جائے اور دوسرے یہ کہ انسان کو دوسرے انسان کے حقوق کی ادائیگی کرنے والا بنایا جائے۔ پس یہ دو کام ہیں جو ہمارے ذمہ ہیں کہ اپنی عبادتوں کے معیاروں کو بھی اونچا کریں اور اپنے اختلافات اور جھگڑوں کو مٹا کر ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کریں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حق ادا ہو رہے ہوں اور پھر رنجشیں بھی قائم ہوں، اختلافات بھی قائم ہوں۔

پس اس اصول پر اگر ہم چلتے رہے تو لیلۃ القدر کی حقیقت کو سمجھنے والے بھی ہوں گے اور اس کو پانے والے بھی ہوں گے۔ لیلۃ القدر کی حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ اس طرح بھی تعریف فرمائی ہے۔ فرمایا کہ ''لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقتِ اَصفیٰ ہے۔'' (الحکم جلد 5 نمبر 32۔ مورخہ 31/اگست 1901ء۔ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد چہارم (زیر سورۃ القدر) صفحہ 673 مطبوعہ ربوہ)۔ پس اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے ایسی لیلۃ القدر بھی ہمیں تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور وہی حقیقی لیلۃ القدر ہوگی جب ہم اپنی زندگیوں کو پاک کرنے والے ہوں گے۔

دوسری بات جیسا کہ میں نے کہا جمعۃ الوداع ہے۔ اس کے بارے میں بھی عجیب عجیب تصورات راہ پا چکے ہیں۔ یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق دی اور غلط قسم کے خیالات سے ہمیں پاک کیا اور ان خیالات سے ہمیں، ایک احمدی کو پاک ہونا چاہئے ورنہ احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ بہت سے غیر احمدیوں کا تو یہ خیال ہے کہ رمضان کے آخری جمعہ میں شامل ہو جائیں تو جان بوجھ کر چھوڑی ہوئی نمازیں یا جو بھی نمازیں ہیں ان کی بھی معافی مل جاتی ہے۔ سب فرض ادا ہو گیا۔ یعنی آج ایک خطبہ سن کر اور دو رکعت نماز پڑھ کے گویا گزشتہ سب برائیوں سے انسان پاک ہو جاتا ہے یا پاک ہو جائیں گے اور اس عرصے میں اللہ تعالیٰ کے ایک انسان پر جتنے فضل اور احسان ہوتے ہیں رمضان کا یہ آخری جمعہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں اور احسانوں کا بدلہ اتر جائے گا۔ ان لوگوں کے خیال میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت نعوذ باللہ ان کے ان چار سجدوں پر منحصر ہے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ پر یہ بڑا احسان کیا کہ چار سجدے کر کے اس کی الوہیت کو نعوذ باللہ قائم کر دیا۔ پس اس نیت سے جمعہ پڑھنے والوں کو نہ جمعۃ الوداع کوئی فائدہ دیتا ہے نہ رمضان کوئی فائدہ دیتا ہے نہ لیلۃ القدر کا آنا ان کے لئے کوئی فائدہ ہے۔ وہ تو دوسروں کے لئے آئے گی۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے احکامات بطور احسان کے ہوتے ہیں۔ ان پر عمل کر کے ہمارا ہی فائدہ ہے۔ یہ کوئی چٹی نہیں ہے کہ اس کے نہ کرنے کے لئے حیلے بہانے تلاش کئے جائیں۔ حیلے بہانے تو ان چیزوں کے لئے تلاش کئے جاتے ہیں جو بطور سزا یا جرمانے کے ہوں۔ کوئی عقلمند انسان اس چیز پر عمل نہ کرنے کے بہانے تلاش نہیں کرتا جو اس کے فائدے کے لئے ہو۔ کون ہے جو یہ سوچ رکھتا ہے کہ اس کی اولاد نہ ہو۔ اس کی بیماریاں اچھی نہ ہوں۔ وہ یا اس کے بچے علم سے محروم رہیں۔ اس کے قریبی عزیز اور دوست سکھ اور آرام نہ پائیں۔ اس کی اولاد عزت پانے والی نہ ہو۔ یہ تو کوئی نہیں چاہتا۔ حیلے تو اس کے الٹ باتوں کے لئے تلاش کئے جاتے ہیں۔ انسان حیلے یا بہانے مشکلات سے بچنے کے لئے کرتا ہے۔

پس خدا تعالیٰ کے احکام سے بچنے کے لئے اگر ہم بہانے تلاش کریں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کے احکامات کو ہم قہر، مصیبت اور دکھ سمجھتے ہیں۔ نعوذ باللہ۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اس کی طرف سے آنے والی ہر بات اور اس کی ہدایات ہماری بھلائی اور ہمیں سکھ پہنچانے کے لئے ہیں۔

پس چاہئے کہ اس کے احکامات کی طرف ہم توجہ دیں۔ یہ احکامات چاہے اس کی عبادتوں کے بارے میں ہیں یا دوسرے متفرق احکامات ہیں، سب ہماری بھلائی کے لئے ہیں۔ پس کسی بھی حکم کو چٹی سمجھنا اللہ تعالیٰ کے فیض سے اپنے آپ کو محروم کرنے والی بات ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں زندگی دینے والا اس دنیا میں بھیجنے والا خدا ہے اور جو اس دنیا میں بھیجنے والا ہے اُس نے ہمارے لئے ایک مقصد حیات بھی رکھا ہے اور وہ ہے۔ فرمایا (-) (الذاریات: 51) یعنی مَیں نے جن اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ پس جب پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ (-) تو یہ کسی خاص دن اور کسی خاص جمعہ سے وابستہ نہیں ہے بلکہ ہر نماز اور ہر جمعہ فرض ہے۔ علاوہ نوافل کے جو انسان اپنی طاقت اور حالات کے مطابق خدا تعالیٰ کا مزید قرب حاصل کرنے کے لئے پڑھتا ہے۔ پس ایک حقیقی مومن کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنی تمام تر طاقتوں کے ساتھ بجالانے کی کوشش کرے اور خاص طور پر عبادت جو زندگی کا بنیادی مقصد ہے اُس پر تو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے اور پھر اس عبادت کا فائدہ ہمیں ہی ہے۔ یہ نہیں کہ عبادت بے فائدہ ہے۔ اس کا فائدہ بھی ہمیں پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی الوہیت تو ہماری عبادت کے بغیر بھی قائم ہے اور قائم رہے گی۔ لیکن اگر ہم عبادت کرنے والے ہوں گے تو اس کے احسانات کے ساتھ اس کے انعامات کے بھی ہم وارث بنیں گے۔ ان سے فیض پانے والے بھی ہم ہوں گے۔ ہمیشہ یہ بات سامنے رکھنی چاہئے کہ ہم خالص ایمان والے اس وقت کہلائیں گے جب خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں گے۔ ایک خالص مومن کے خدا تعالیٰ سے تعلقات ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے ایک دوست کے۔ اور اس معاملے میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دوستی کا معاملہ دوطرفہ ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کی باتیں بھی مانی جاتی ہیں اور خلوص اور وفا سے مانی جاتی ہیں۔ یہ نہیں کہ ایک دوست صرف اپنی منواتا رہے اور دوسرا مانتا رہے۔ پس اس سے قبولیت دعا کی طرف بھی رہنمائی ملتی ہے۔ اس مسئلے کی طرف جو قبولیت دعا کا

مسئلہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکامات پر ہم عمل کریں گے اور خالص ہو کر عمل کریں گے تو وہ بھی ہماری دعائیں سنے گا۔ دوسرے دوستی جو خالص ہو اس میں کوئی دوست اپنے دوسرے دوست کا برا نہیں چاہتا اور جب دنیاداروں کی جو دوستی ہے اس میں جب دوست دوست کا برا نہیں چاہتا تو خدا تعالیٰ جو سب وفاداروں سے زیادہ وفاؤں کی قدر کرنے والا ہے وہ کس طرح اپنے دوست کا برا چاہے گا۔ پس خالص ایمان کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور برکت ہی حاصل ہوتی ہے۔ دنیاوی دوستی میں اگر ہم یہ دیکھتے ہیں اور اس یقین پر قائم ہیں کہ میرا دوست میرا وفادار ہے اور اگر کوئی ایسا معاملہ کر رہا ہے جو بظاہر نقصان رساں نظر آ رہا ہے تو انسان یہی سمجھتا ہے کہ کیونکہ میرا وفادار دوست ہے اس لئے اس میں کوئی مصلحت ہوگی لیکن نتیجہ برا نہیں نکلے گا۔ مجھے نقصان پہنچانے کی میرے دوست کی نیت نہیں ہے بلکہ فائدے کی نیت ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے متعلق یہ کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے کہ وہ ہمیں کوئی تکلیف پہنچانا چاہتا ہے لیکن جب اس کے احکام پر عمل نہ کیا جائے تو یقیناً یہی سمجھا جائے گا کہ ان کو مصیبت یا عذاب سمجھا جا رہا ہے۔ اور اگر یہ صورت ہے تو پھر یا ہماری دوستی سچی نہیں یا پھر اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ اپنے اندر رحمت و شفقت کی صفات نہیں رکھتا اور ظالم اور تندخو اور سخت گیر ہے اور بلاوجہ یونہی گرفت میں لے لیتا ہے۔ دوسری بات تو بہر حال سچی نہیں۔ غلط ہے، جھوٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ تو بہر حال رحیم و شفیق ہستی ہے۔ ہاں ہماری دوستی کی سچائی میں کوئی نقص ہو سکتا ہے۔ کمزوری ہے تو ہمارے اپنے اندر ہے۔ ہم اس کی رحمت و شفقت کا اپنے آپ کو اہل نہیں بنا رہے۔ پس اس کی رحمت و شفقت کا اہل بنانے کے لئے ہمیں اپنی حالتوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو رحمت اور فضل سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو رحمت اور فضل سمجھا جائے تو پھر اس کو وداع نہیں کیا جاتا بلکہ ان پر عمل کر کے ایمانوں کو مضبوط کیا جاتا ہے۔ اپنے اندر یہ احکامات قائم کئے جاتے ہیں۔ اپنے دلوں میں بٹھائے جاتے ہیں۔ بعض سرکاری حکم تو ایسے ہوتے ہیں جنہیں انسان بعض دفعہ چٹی سمجھتا ہے یا غریب ملکوں میں، تیسری دنیا کے ملکوں میں سرکاری حکام ایسے ہیں جو قانون سے بڑھ کے بھی اپنے حکم جاری کر دیتے ہیں جو لوگوں کی تکلیف کا موجب بنتے ہیں۔ ان کا کسی جگہ میں آنا ہی لوگوں کے لئے تکلیف دہ ہو جاتا ہے۔ افسروں کے دورے جب ہوتے ہیں تو لوگ مشکل میں پڑے ہوتے ہیں۔ اور پھر لوگ یہ کوشش کرتے ہیں کہ اللہ کرے یہ افسر نہ ہی آئے۔ اس سے کسی طرح جان چھوٹے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے احکام ظالم حاکم کی طرح نہیں ہوتے بلکہ رحمت ہوتے ہیں اور ان پر عمل نہ کرنا تباہی کی علامت بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تو ہر حکم رحمت لے کر آتا ہے اور بے شمار رحمتیں چھوڑ کر جاتا ہے۔ اب نماز ہے، نماز کا وقت اس لئے نہیں آتا کہ اس چٹی سے جلدی چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ یہ بوجھ پڑ گیا ہے اس سے چھٹکارا حاصل کیا جائے اور گھر سے اسے نکال دیا جائے۔ اسی طرح رمضان ہے۔ یہ اس لئے نہیں آتا کہ ہم اسے یونہی گزار دیں۔ روزے فرض ہیں۔ دنیا روزے رکھ رہی ہے تو ہم بھی ساتھ رکھتے چلے جائیں۔ اسی طرح دوسری عبادات ہیں۔ یہ اس لئے نہیں کہ ماحول کیونکہ ہمیں کہہ رہا ہے اس لئے انہیں ادا کرو اور جیسے تیسے ہو ان سے جان چھڑاؤ بلکہ مومن ہمیشہ ان چیزوں کو اپنے پاس رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر ایک مومن ایک بار بھی سچی نماز خلوص دل سے ادا کر لیتا ہے پھر اس کے دل سے نماز نکل نہیں سکتی۔ اس کا ایک عجیب مزہ ہوتا ہے جو اس کو آئندہ نماز پڑھنے کی طرف راغب کرتا ہے۔ نماز ختم کرتے ہوئے سلام کہتا ہے مگر السلام علیکم اس لئے نہیں کہ ہم جا رہے ہیں، چھٹی۔ بلکہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا حکم سمجھتے ہوئے سلام کہتا ہے۔ اسی طرح مومن سے رمضان بھی نہیں جا سکتا۔ حضرت مصلح موعود نے یہاں ایک بڑا اچھا نکتہ بیان فرمایا کہ ہمارے ملک میں محاورہ ہے، اردو میں محاورہ ہے کہ روزہ رکھا۔ اب یہ بہت عمدہ محاورہ ہے کیونکہ جو روزہ گزرتا ہے اسے بھی رخصت نہیں کرتے بلکہ رکھ لیتے ہیں اور وہ ہمیں ہمیشہ کے لئے پھر خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنا دیتا ہے۔

حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر مومن سے کوئی خطا ہو جائے تو اس کے اعمال صالحہ اس کے لئے ڈھال بن کر اسے تباہی سے بچا لیتے ہیں۔ پس ہر نیکی کے متعلق یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہ جائے نہیں بلکہ قائم رہے کیونکہ فائدہ اسی سے اٹھایا جا سکتا ہے جو باقی رہے اور دل میں قائم ہو۔ قرآن کریم میں بھی (-) (الکھف:47) کہہ کر بتایا گیا کہ نیک کام باقی رہنے والی چیزیں ہیں۔

پس وہ رمضان جو ہم نے صالح اعمال کرتے ہوئے گزارا ہے وہ باقی ہے۔ یہ دن بیشک گزر جائیں گے لیکن جب تک وہ نیک کام ہیں جو رمضان کے نتیجہ میں ہمارے اندر قائم ہوئے تو وہ رمضان کو نہیں جانے دیں گے۔ مومن کو چاہئے کہ ہر اچھی چیز کو باقیات الصالحات بنائے۔ دن گزر جائیں مگر رمضان نہ گزرے۔ رمضان بھی ایک عبادت ہے اور عبادت گزرا نہیں کرتی۔ وہ ہمیشہ ایک حقیقی مومن کے دل میں رہتی ہے۔ پس ہمیں حقیقی مومن کی طرح رمضان کو اپنے دل میں بسانے کی ضرورت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک بندہ کوئی نیک کام کرتا ہے تو ایک سفید نشان اس کے دل پر لگ جاتا ہے۔ پھر ایک اور نیک کام کرتا ہے تو ایک اور سفید نشان اس کے دل پر لگ جاتا ہے۔ حتی کہ نیکیاں کرتا رہتا ہے اور سارا دل سفید ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جو بُرے کام کرتا ہے اس کے دل پر سیاہ نشان لگتے چلے جاتے ہیں اور اگر وہ بُرے کام کرتا چلا جائے تو آخر تمام دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

تو نیک اور بد دونوں قسم کے اعمال سمٹ کر انسان کے دل پر جمع ہو جاتے ہیں۔ اس کو نشان لگا دیتے ہیں۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ نیک اعمال کو اپنے دل میں سمیٹیں۔ اس رمضان میں جو نیکیاں کی ہیں وہ ہمارے اندر ہمیشہ قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان کے ذریعہ سے جو چیزیں ہم میں پیدا کرنا چاہتا ہے وہ دلوں کو نیکیوں سے بھرنا ہی ہے۔

رمضان ہمارے لئے صرف انتیس یا تیس دن رات نہیں لایا نہ لاتا ہے۔ یہ دن رات تو دوسرے مہینوں میں بھی آتے ہیں بلکہ یہ مہینہ ہمارے لئے عبادات اور دوسرے نیک اعمال لایا ہے جن کے بجا لانے کی طرف ہمیں توجہ دلاتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ انہیں اپنے دلوں میں سمیٹ لیں اور دل میں جو چیز محفوظ ہو جائے اسے کوئی دوسرا چھین نہیں سکتا جب تک کہ انسان خود اسے نکال کر ضائع نہ کر دے۔ پس ایک مومن کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی قدر کرے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جمعہ اس لئے نہیں آیا کہ ہم اس کو پڑھ کر رمضان کو وداع کر دیں یا رخصت کر دیں بلکہ اس لئے آیا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو اس سے فائدہ اٹھا کر ہمیشہ کے لئے اسے اپنے دل میں قائم کر لیں۔

جمعہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لئے عیدوں میں سے ایک عید قرار دیا ہے۔ اور اس دن میں احادیث کے مطابق ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جس میں دعائیں خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہیں۔ ان سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہئے۔ آج کے دن ہم اس لئے (بیت) میں نہیں آئے، نہ آنا چاہئے اور یہ ایک احمدی کی سوچ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کہیں کہ تو نے جو مصیبت رمضان کی صورت میں ہم پر ڈالی تھی شکر ہے وہ آج ٹل رہی ہے یا رخصت ہو رہی ہے۔ بلکہ اس لئے آئے ہیں کہ ان مبارک گھڑیوں میں یہ دعا کریں کہ رمضان کے دن تو تین چار دن میں گزر جائیں گے لیکن اے خدا تو رمضان کی حقیقت اور اس میں کی گئی عبادتیں اور دوسرے نیک اعمال ہمارے دل کے اندر محفوظ کر دے اور وہ ہم سے کبھی جدا نہ ہوں۔ اس لحاظ سے اگر آج ہم جمعہ کی تعریف کریں یا فیض اٹھائیں تو ہم نے آج کے جمعہ کا بڑا بابرکت استعمال کیا ہے لیکن اس جمعہ کے ساتھ یا آئندہ تین چار دن کے بعد رمضان ہم سے چلا جائے اور اس میں کی گئی نیکیاں بھی ہم بھول جائیں تو یہ بڑی بدقسمتی ہے۔ دنیا میں بیٹا باپ سے، ماں بیٹے سے، بھائی بھائی سے جدا ہونے پر خوش نہیں ہوتے بلکہ دوست حقیقی دوست عزیز ہوں، قریبی ہوں وہ بھی خوش نہیں ہوتے۔ خوشی ہمیں ہمیشہ دشمن کے جدا ہونے سے ہوتی ہے۔ اسی طرح رمضان کے جدا ہونے پر ایک حقیقی مومن خوش نہیں ہو سکتا۔ برکت کے جدا ہونے پر کوئی خوش نہیں ہو سکتا۔ کون ہے ایسا شخص جو برکت کے جدا ہونے پر خوش ہو؟ جو برکت کے جدا ہونے پر خوش ہو وہ بدقسمت ہی کہلا سکتا ہے اور اس کو کیا کہا جا سکتا ہے۔ پس آج ہم میں سے ہر

ایک کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ اس دن کو ہمیشہ کے لئے ہم سے وابستہ کر دے اور ہماری کوئی گھڑی رمضان سے جدا نہ ہو۔

ہمیں ہمیشہ اس بات پر غور کرتے رہنا چاہئے کہ رمضان کیا ہے اور اس کی حقیقت کے بارے میں خدا تعالیٰ نے ہمیں جو بتایا ہے وہ یہ ہے جیسا کہ مَیں نے شروع کے پہلے خطبے میں رمضان کا ذکر کیا تھا کہ (-) (البقرۃ:186)۔ وہ مبارک دن جن میں قرآن کا نزول ہوا رمضان کہلاتے ہیں اور جب قرآن کا نزول بند ہو جائے تو پھر وہ دن مبارک نہیں رہتے۔ وہ تو پھر منحوس دن ہو جاتے ہیں۔ پس مومنین کا فرض ہے کہ ان دنوں میں جو قرآن کریم کو پڑھنے اور سیکھنے کی طرف توجہ رہی ہے اسے سارا سال اپنی زندگیوں کا حصہ بناتے رہیں۔ سارا سال قرآن پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔ سارا سال اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ قرآن کریم کے نزول کا حقیقی مقصد تبھی پورا ہو گا جب ہم اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے۔ اپنے دلوں پر نازل کر کے پھر اسے اپنے دلوں میں محفوظ کر لیں گے تا کہ زندگی کے ہر موڑ پر ہم اس سے فیض پاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ جن دو باتوں کا آج میں نے ذکر کیا ہے ان کی طرف ہمیشہ ہماری توجہ قائم رہے۔ اس کی حقیقت کو ہم جاننے والے ہوں۔ ہماری لیلۃ القدر ہمیں کامیابیوں کی معراج پر لے جاتی رہے۔ اس کا حقیقی ادراک ہمیں حاصل ہو اور یہ جمعہ جس کو جمعۃ الوداع کہا جاتا ہے یہ جو رمضان کا آخری جمعہ ہے اسے جمعۃ الوداع تو نہیں کہنا چاہئے، رمضان کے مہینے کا یہ آخری جمعہ ہے۔ یہ ہمیں رمضان کی برکات کو رخصت کرنے والا نہ بنائے بلکہ اس کا فیض ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائے اور ہم قرآن کریم کے نزول کے مقصد کو ہمیشہ پورا کرتے چلے جانے والے ہوں۔

جیسا کہ مَیں پہلے بھی فلسطین کے مسلمانوں کی حالت کے بارے میں ذکر کر چکا ہوں۔ دعاؤں میں خاص طور پر ان لوگوں کو بھی یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے آسانیاں پیدا کرے۔ ان کو اس مشکل سے نکالے۔

نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرم نعیم اللہ خان صاحب آف قرغزستان کا ہے جو 21 جولائی 2014ء کو ہارٹ اٹیک سے 61 سال کی عمر میں وفات پا گئے (-)۔ ان کو وسطی ایشیا جماعتوں میں بالخصوص قرغزستان میں جماعت کے قیام میں غیر معمولی خدمات بجالانے اور نائب نیشنل صدر جماعت قرغزستان کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جب لوگوں کو وہاں جانے کی تحریک کی تھی تو یہ اس وقت وہاں کاروبار کی نیت سے گئے تھے۔ لیکن انہوں نے دین کا کام بھی کیا۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ جماعتی امور کو ذاتی کاموں پر ترجیح دیتے تھے۔ وہاں کے نامساعد حالات کے باوجود آخر وقت تک اخلاص سے خدمت بجالاتے رہے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، بکثرت صدقہ وخیرات کرنے والے، لازمی چندہ جات اور دوسری مالی تحریکات میں پیش پیش، غریب پرور، مخلص انسان تھے۔ خلافت سے محبت اور فدائیت کا تعلق تھا۔ (مربیان) سلسلہ جو وہاں جاتے رہے ان کو بعض مشکلات تھیں ان کا بھی انہوں نے بہت خیال رکھا۔ مرکزی مہمانوں کا بہت خیال رکھا۔

تمام (مربیان) جن کو ان علاقوں میں خدمت کی توفیق ملی یا مل رہی ہے وہ سب اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ جماعت کے لئے غیر معمولی غیرت اور جرأت رکھنے والے تھے۔ جماعت احمدیہ قرغزستان کے مشن ہاؤس کی خرید میں بھی آپ نے بہت کلیدی کردار ادا کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کی دو بیویاں تھیں ایک پاکستانی ایک رشین۔ دو بیٹیاں اور چار بیٹے ہیں۔ دو بیٹے ان کے رشین بیوی سے ہیں۔ رشین بیوی قرغزستان کی ہیں۔ قرغزستان سے انہوں نے بھی خط لکھا ہے اور ان کے کردار کی بڑی تعریف کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کا بیویوں کا بھی حامی و ناصر ہو اور ہمیشہ جماعت سے اور خلافت سے وابستہ رکھے۔ وہ نیکیاں جو انہوں نے جاری کی تھیں ان نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆............☆............☆............☆............☆............☆............☆............☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم نوید احمد نعیم صاحب مربی سلسلہ احمد آباد جنوبی ضلع خوشاب تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ احمد آباد ضلع خوشاب کے دو اطفال ابصار احمد عمر 11 سال اور شاہد محمود عمر 12 سال کی تقریب آمین مورخہ 4/اگست 2014ء کو منعقد کی گئی۔ بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی سعادت خاکسار اور مکرم مبشر احمد مجوکہ صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن کو ملی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان اطفال کو قرآن مجید پڑھنے، پڑھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرمہ شاہدہ مبارک صاحبہ دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے عدنان مبارک عمر 8 سال کے ٹانسلز کا آپریشن المدینہ ہسپتال فیصل آباد میں ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے، جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے، نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم میاں محمد افضل زاہد صاحب معلم سلسلہ چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چچی وخوش دامن مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ چک سکندر ضلع گجرات اہلیہ مکرم میاں عبداللطیف صاحب مرحوم سابق معلم وقف جدید مورخہ 6 ستمبر 2014ء کو بعمر 71 برس حالیہ شدید بارشوں کے باعث گھر کی دیوار گرنے سے اس کے نیچے دب کر مولائے حقیقی کو پیاری ہوگئیں۔ مقامی طور پر آپ کی نماز جنازہ مکرم نوید احمد صاحب معلم وقف جدید چک سکندر نے پڑھائی۔ بعدازاں میت ربوہ لائی گئی جہاں بعد نماز مغرب محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد دعا مکرم ساجد احمد بُٹر صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ مرحومہ نیک پارسا، عبادت گزار اور تقویٰ شعار تھیں۔ نماز پنجگانہ کے علاوہ نماز تہجد اور نوافل وغیرہ باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ خلافت احمدیہ سے نہایت وفا اور پیار کرنے والی تھیں۔ بہت سے بچوں اور بڑوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ جماعتی کتب رسائل اور الفضل بڑے شوق سے پڑھتی تھیں۔ کتب ادعیہ ہمیشہ اپنے پاس رکھتیں۔ ہر ایک سے پیار کرنے والی اور ایمانی غیرت رکھنے والی تھیں۔ ان کے والد اور دیگر دونوں چچا اور ان کی اولاد غیر احمدی تھے۔ ابھی چھوٹی ہی تھیں کہ ان کے والد فوت ہو گئے اپنی والدہ کے زیر تربیت پرورش پانے کی وجہ سے اور ننھیال سے احمدیت کا پختہ تعلق ہونے کے باعث احمدیت پر شروع سے ہی بڑا پختہ ایمان رکھتی تھیں۔ خلافت ثانیہ سے لے کر خلافت خامسہ تک تعلق وفا نبھایا۔ اکثر وپیشتر خلیفہ وقت کی خدمت میں دعا کیلئے خط لکھواتی تھیں۔ اللہ کے فضل آپ کے ایک بیٹے مکرم عطاء العلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ کے طور پر خدمات دینیہ میں مصروف عمل ہیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹیاں، دو بیٹے، دو بہوئیں، 12 نواسے، 5 نواسیاں، 4 پوتے اور 4 پوتیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند فرمائے، مغفرت و رحمت کا سلوک فرمائے اور ہم سب سوگواران کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نیز خاکسار ان سب احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے خود تشریف لا کر یا بذریعہ فون اظہار تعزیت کی اور اس مشکل گھڑی میں ہماری ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم سید معین شاہ صاحب ترکہ
مکرمہ سیدہ زبیدہ بیگم صاحبہ)

۞ مکرم سید معین شاہ صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 16 بلاک نمبر 3 محلّہ دارالعلوم غربی برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔ مکرم محمد فائق شاہ صاحب میرے حق میں دستبردار ہو گئے ہیں۔ جبکہ مکرمہ سیدہ امۃ المتین صاحبہ کی دستبرداری بعد میں بھجوادی جائے گی۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم سید معین شاہ صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم سید محمد فائق شاہ صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ سیدہ امۃ المتین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

معلوماتی خبریں

بادام کی افادیت مٹھی بھر بادام روزانہ استعمال کرنے سے بھوک کنٹرول کرتے ہیں۔ مٹاپا کو دور اور آپ کے دل اور دماغ کو صحت مند رکھتے ہیں نیز شوگر کے مرض میں بھی مفید ہیں۔ باداموں میں پائے جانے والے وٹامن ای، پروٹین اور معدنیات جیسے کہ میگنیز ہڈیوں کو مضبوط کرتے ہیں اور بلڈ پریشر کو بھی کنٹرول کرتے ہیں۔
(روزنامہ پاکستان 28/اپریل 2014ء)

اڑنے والی موٹر سائیکل امریکی کمپنی نے ایک ایسی موٹر سائیکل تیار کی ہے جو سڑکوں پر دوڑنے کی بجائے ہوا میں اڑے گی۔ 45 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑنے والی ''ایروایکس'' نامی یہ موٹر سائیکل زمین سے چارفٹ اوپر اڑنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ (روزنامہ پاکستان 19 مئی 2014ء)

آڑو خوش ذائقہ پھل اور دوا آڑو پھل ہونے کے ساتھ ساتھ ایک خوش ذائقہ دوا بھی ہے اس پھل کا مزاج سرد ہے اور اس کا کام پیدا شدہ گرمی اور جسم کی حدت کو دور کرنا ہے وٹامن A.B اور C سے مالا مال ہے اس میں فولاد کیلشیئم اور فاسفورس کے بھی اجزاء ہوتے ہیں۔ یہ بیک وقت غذا اور جسمانی امراض کے لئے پرتاثیر دوا کی بھی خاصیت رکھتا ہے اس کا استعمال طبیعت کو تسکین اور جسم کو گرمی سے محفوظ رکھتا ہے جسم میں خون صاف کرتا ہے خون کی تیزابیت دور کر کے ہائی بلڈ پریشر اور جلدی امراض سے محفوظ رکھتا ہے خون کی گردش میں اہم کردار ادا کرنے والی رگوں کو نرم کرتا ہے اس میں جراثیم کش اثرات بھی ہیں آڑو کا چھلکے سمیت استعمال زود ہضم اور قبض کشا ہے۔ (نیٹ نیوز)

ناشتے میں دودھ کا گلاس دن بھر کیلئے توانائی

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر ناشتے میں ایک گلاس دودھ پی لیا جائے تو پورا دن جسم میں توانائی رہتی ہے اور ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ناشتے میں پھلوں کے جوس پینے سے بہتر ہے کہ دودھ پیا جائے کیونکہ اس سے حاصل ہونے والی پروٹین جسم کو زیادہ توانائی دیتی ہے۔
(روزنامہ ایکسپریس 28/اگست 2014ء)

☆......☆......☆

ضرورت سیکیورٹی گارڈ

احمدیہ بیت الذکر سیالکوٹ کینٹ میں ایک سیکیورٹی گارڈ کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات صدر صاحب جماعت / امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ رابطہ کریں۔
فون نمبر 0300-6159550,0524272020
(صدر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کینٹ)

درخواست دعا

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم سلسلہ نسیم آباد ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔
مکرم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمرکوٹ کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امیر صاحب کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپریشن کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

نماز جنازہ

مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ وحدت کالونی لاہور تحریر کرتے ہیں۔
میرے بیٹے ایاز محمود وڑائچ صاحب عمر 30 سال 13 ستمبر 2014ء کو وفات پا گئے ہیں۔ ان کا جنازہ 18 ستمبر کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں متوقع ہے۔ احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت
ربوہ کی سب سے بہترین لوکیشن پر واقع
ورائٹی ہٹ جنرل اینڈ کاسمیٹکس سٹور
مین اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
0476212922,03346360340

تاج نیلام گھر
ہر قسم کا پرانا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔ مثلاً:۔ فرنیچر، کراکری A-C، فریج، کارپٹ، جوسر گرائنڈر اور کوئی بھی سکریپ
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: شاہد محمود
03317797210
047-6212633

ربوہ میں طلوع و غروب 16 ستمبر

طلوع فجر	4:30
طلوع آفتاب	5:50
زوال آفتاب	12:03
غروب آفتاب	6:16

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

16 ستمبر 2014ء

6:20 am	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ کڈز ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2014ء لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو خدام الاحمدیہ
2:05 pm	سوال و جواب
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2014ء (سندھی ترجمہ)
11:20 pm	گلشن وقف نو خدام الاحمدیہ

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.

IELTS™
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages
ICOL

Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.

Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES

Science	Engineering	Management
Medicine	Economics	Humanities

Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies

APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply

Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, Fax: +4979405035031, Mob: +4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com